السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جومکہ مکرمہ میں کسی کام یاملازمت کےلیے آیا ہواور پھر اسے حج کرنے کی فرصت بھی حاصل ہوگئی توکیا وہ اپنی جگہ ہی سے احرام باندھے یا حرم سے باہر حل میں جاکراحرام باندھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں آئے اوراس کی حج یا عمرہ کی نیت نہ ہوبلکہ وہ کسی ضرورت، کسی رشتہ دارکی ملاقات، کسی مریض کی عیادت یا تجارت وغیرہ کےلیے آیا ہواور پھر اس کاحج یا عمرے کا ارادہ بن گیا ہو تواسے چاہیے کہ حج کا احرام تواپنی جگہ ہی سے باندھ لے خواہ وہ مکہ شہر کے اندررہ رہا ہویا مضافات میں۔ اوراگراس کا عمرے کا ارادہ ہو توپھر اسے احرام کےلیے حدود حرم سے باہر حل کی طرف نکلنا پڑے گا خواہ تنعیم چلاجائے، جعرانہ یا کسی اورجگہ کیونکہ عمرہ کےلیے سنت بلکہ واجب یہی ہے کہ وہ حل کی طرف جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا[1] جب انہوں نے عمرے کا ارادہ کیا کہ تنعیم جائیں اور آپ کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ہمراہ حدود حرم سے باہر حل یعنی تنعیم تک جائیں چنانچہ عمرے کا ارادہ کرنے والے کےلیے واجب یہی ہے لیکن حج کا ارادہ کرنے والے کوچاہیے کہ وہ ایک جگہ ہی سے احرام باندھ لے خواہ وہ حدود کے اندرہو یا باہر جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے۔

---

[1] صحيح بخاري، باب كيف تهل الحائض والنفساء، حديث: 1556 وصحيح مسلم، الحج، حديث: 1211

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ 297

محدث فتویٰ